مسئلہ ترک رفع یدین

نیویارک کے غیر مقلدین کے ثبوت رفع یدین سے متعلق
چند سوالات کے تحقیقی والزامی جوابات

(حصہ اول)

مرتب

فضیلۃ الشیخ المحقق العلامۃ

ابو شعیب **محمد عبد الغفار فاروقی ذهبی** حفظہ اللہ تعالیٰ

من أخص تلامذة الشيخ المحقق الثقة محمد أمين صفدر الأوكاروى رحمه الله

استاذ التخصص فى التحقيق والدعوة مركز اهل السنة والجماعة

سرگودها، پاکستان

مترجم (بنگلہ)

مولانا **مفتی روح الامین اخوند** حفظہ اللہ تعالیٰ

مہتمم دار القرآن والسنۃ، مفتی شریعہ بورڈ، نیویارک

ناشر: شریعہ بورڈ آف نیویارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سببِ تحریر

(از خدام اہلسنت والجماعت احناف، نیویارک)

گزشتہ چند برسوں سے نیویارک کے غیر مقلدین نے کئی فروعی مسائل میں عوام الناس کو شبہات میں مبتلا کرر کھا ہے۔انہیں میں سے ایک مسئلہ رکوع کے وقت رفع یدین (یعنی نماز میں ہاتھوں کا اٹھانا) کرنے کا ہے۔

مسئلہ رفع الیدین کی حقیقت

رفع الیدین کا مسئلہ ائمہ مجتہدین کے یہاں اختلافی ہے کیونکہ اسکے متعلق رسول اللہ ﷺ کی مختلف احادیث آئی ہیں۔ پوری نماز میں ہر اونچ نیچ پر، سجدے میں جاتے ہوئے، سجدے سے اٹھتے ہوئے، دونوں سجدوں کے درمیان، ہر رکعت سے اٹھتے ہوئے، رکوع میں جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا مختلف احادیث میں آیا ہے۔اور صرف نماز کے شروع میں رفع الیدین کرنا اور پھر پوری نماز میں رفع الیدین نہ کرنا بھی صحیح اور صریح احادیث سے ثابت ہے۔امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نماز کے شروع میں رفع یدین کے قائل ہیں اور رکوع اور سجدوں کی رفع یدین والی احادیث کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ رکوع کی رفع یدین کرنے کے قائل ہیں۔ لیکن چاروں ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ رکوع اور سجدوں کا رفع یدین کرنے اور نہ کرنے، دونوں صورتوں میں نماز درست ہو گی اور اسکا دہرانا لازم نہیں بلکہ یہ مسئلہ صرف اولیٰ و غیر اولیٰ کا ہے۔ یہ تو تھی اس مسئلہ کی حقیقت اور اہل حق کا مسلک۔

غیر مقلدین کا تشدد

لیکن غیر مقلدین کی منطق ہی نرالی ہے۔ ائمہ مجتہدین کے مقابلے میں غیر مقلدین نے اسے جنگی مسئلہ قرار دے دیا ہے اور اسے بنیاد بنا کر نیویارک کے مسلمانوں میں فساد برپا کرر کھا ہے۔ چیخ چیخ کر مسجدوں، گلی کوچوں، ریسٹورانوں میں یہ جھوٹ بولا جارہا ہے کہ رفع یدین کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور رفع یدین نہ کرنے والا گناہ گار ہے۔ اللہ کی پناہ۔۔۔ اگر رفع یدین نہ کرنے سے نماز نہیں ہوتی تو کیا آخری زمانہ میں خود رسول اللہ ﷺ کی نماز نہیں ہوتی تھی؟ کیا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور کبار تابعین رحمۃ اللہ علیہم نماز میں رفع یدین نہ کرنے پر گناہ گار ہوتے تھے؟ کیا امت مسلمہ کی اکثریت جو رفع یدین نہیں کرتی، وہ ڈیڑھ ہزار سال سے نماز پڑھ کر بھی بے نماز ہے؟ یہ شور و غوغا اسقدر مچایا گیا کہ رکوع والی رفع یدین کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور نہ کرنے والا گناہ گار ہے اور عوام سے بار بار سوالات پوچھ کر اتنا نفسیاتی دباؤ ڈالا گیا کہ کئی سادہ لوح عوام رفع یدین کرنے لگے۔ چونکہ عام مسلمان اس مسئلہ کے مکمل دلائل کا تفصیلی علم نہیں رکھتے اس لئے غیر مقلدین کو جواب نہیں دے پاتے اور بالآخر ان کے سامنے خاموش ہو جاتے ہیں۔

جواب لکھنے کی ضرورت

غیر مقلدین کی طرف سے بے جا تشدد، عام مسلمانوں کو بار بار پریشان کرنے اور دلائل کو لکھ کر پیش کرنے کے تقاضہ کی وجہ سے اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ اس مسئلہ کے دلائل پر عوام کو مطلع کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام دار الہجرۃ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے رکوع اور سجود میں رفع یدین کرنے والی احادیث کو اپنی دلیل کیوں نہیں بنایا اور صرف نماز کے شروع والی رفع یدین والی احادیث کو ترجیح کیوں دی اور ترک رفع یدین کی احادیث پر عمل کیوں پسند فرمایا۔

غیر مقلدین سجدوں کی رفع یدین والی احادیث رسول ﷺ عوام کو نہیں بتاتے

غیر مقلدین اپنے عوام کو سجدوں میں رفع یدین کی احادیث نہیں بتاتے بلکہ ان احادیث رسول ﷺ کو چھپاتے ہیں۔ جب انہیں سجدوں میں رفع الیدین کی صحیح احادیث دکھائی جاتی ہیں تو صحیح احادیث نبوی ﷺ کو "حنفیوں کے اعتراض" کا نام دے کر رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، **کیا یہی عمل بالحدیث ہے؟** کیا غیر مقلدین سے متاثرہ افراد اسی طرح کا بہانہ رکوع کے رفع یدین کے لئے بھی قبول کریں گے؟ اور رکوع کے رفع یدین کی احادیث کو بھی "اعتراض" کا نام دے کر رد کر دیں گے؟

سجدوں میں رفع یدین کی احادیث سنداً صحیح ہیں

سجدوں میں رفع یدین کی احادیث سنداً اعلیٰ درجے کی صحیح ہیں اور ان احادیث کے راوی صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف کے ہیں اور ائمہ محدثین نے ان احادیث کی تصحیح فرمائی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ان احادیث کی اسناد کا صحیح ہونا غیر مقلدین کے علماء کو بھی مسلم ہے۔ علامہ شوکانی غیر مقلد نے اسے صحیح قرار دیا ہے، شیخ ناصر الدین البانی غیر مقلد نے اسے صحیح اور سنت قرار دیا ہے۔ "فتاوٰی علمائے حدیث" غیر مقلدین کی فقہ کی مشہور اور معتبر کتاب ہے، جسے کئی غیر مقلدین علماء نے ملکر لکھا ہے، اس کتاب میں بھی اسے سنت اور غیر منسوخ ہونے کا فتویٰ دیا گیا ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کو ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملنے کی خوشخبری سنائی ہے۔ آخر وہ کیا وجہ ہے کہ شیعہ رافضی تو سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر رہے ہیں اور غیر مقلدین اس ثواب سے محروم ہیں؟ اور صحیح احادیث رسول ﷺ کے مقابلے میں اپنے علماء کی اندھی اور شخصی تقلید کر رہے ہیں؟

دعویٰ عمل بالحدیث "حقیقی" یا صرف "زبانی جمع خرچ" ؟؟؟

غیر مقلدین یہ دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ جب صحیح حدیث آجاتی ہے تو وہ اس پر عمل کرتے ہیں، ہم نے سجدوں میں رفع یدین کی صحیح احادیث ثبوت (کتب احادیث کی فوٹو کاپیز کے ساتھ تقریباً 450 صفحات) کے ساتھ غیر مقلدین کے سامنے پیش کر دی ہیں اب دیکھنا یہ ہے ان کا دعویٰ "عمل بالحدیث" حقیقی ہے یا صرف زبانی جمع خرچ اور یہ انکا عمل ہی بتائے گا۔

" اختلافی رفع یدین "اور" غیر مقلدی نماز"

غیر مقلدین کے تشدد کی ایک اور مثال یہ ہے کہ اگر نماز میں "اختلافی رفع یدین" (یعنی رکوع والا، جس پر ائمہ کا اختلاف ہے) کیا جائے تو اسے "محمدی نماز" کا نام دے دیتے ہیں اور اگر رفع یدین نہ کرنے والی صحیح احادیث نبوی ﷺ پر عمل کیا جائے تو صحیح احادیث کو "حنفی/مالکی نماز" کا نام دے کر رد کر دیتے ہیں۔ تو ہم نیویارک کے تمام غیر مقلدین سے کہتے ہیں کہ سجدوں کی صحیح احادیث پر "عمل بالحدیث" کر کے فوراً "محمدی نماز" پڑھنا شروع کر دیں اور **"غیر مقلدی نماز"** پر ضد چھوڑ دیں۔

رکوع میں رفع یدین کرنے کی حدیثیں اصول حدیث کے مطابق سخت مضطرب ہیں

اصول حدیث کی روشنی میں رکوع میں رفع یدین کی احادیث سخت مضطرب ہیں۔ یہی اضطراب ان بنیادی اسباب میں سے ہے جس کی وجہ سے فقہاء احناف رحمتہ اللہ علیہم اور فقہاء مالکیہ رحمتہ اللہ علیہم نے ان احادیث سے استدلال سے اجتناب فرمایا ہے۔ رفع الیدین کی احادیث میں خاصا تضاد ہے، ایک راوی ایک حدیث میں کسی مقام کا رفع الیدین بیان کرتا ہے، وہی راوی دوسری روایت میں اسکی مخالفت کرتا ہے۔ حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اسکی واضح مثالیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک جگہ سجدوں میں رفع یدین نہ کرنا روایت فرماتے ہیں اور دوسری روایت میں سجدوں کا رفع یدین کرنا روایت فرماتے ہیں، ایک روایت میں نماز میں ہر اونچ نیچ پر رفع یدین روایت فرمائے ہیں، دوسری روایت میں پوری نماز میں صرف شروع میں رفع الیدین حضور ﷺ کا عمل نقل فرماتے ہیں۔ اور انکا اپنا عمل بھی کبھی رفع یدین کرنے اور کبھی نہ کرنے کا ہے۔

بخاری شریف کے نام پر دھوکہ دہی

غیر مقلدین بخاری شریف کے نام پر بھی عوام کو مغالطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ رفع یدین کی احادیث امام بخاری نے اپنی صحیح میں بھی نقل کی ہیں اسلیے اس کتاب کی حدیث پر عمل کیا جائے۔ حالانکہ یہ موقف نہ تو امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا اپنا ہے اور نہ ہی متقدمین و متاخرین میں سے کسی کا کہ بخاری شریف کی سب احادیث "معمول بہ" (یعنی ہر حدیث پر عمل کیا جائے) ہیں حقیقت صرف اتنی ہے کہ صحیح بخاری میں منقول احادیث سنداً صحیح ہیں۔ اور اہلسنت والجماعت کا یہ مسلّمہ اصول ہے کہ جب حدیث منسوخ ہو جائے تو باوجود سند کے صحیح ہونے کے اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ صحیح بخاری شریف کی کئی احایث پر غیر مقلدین خود عمل نہیں کرتے، جنکے حوالہ جات انشاءاللہ وقت آنے پر پیش کئے جائیں گے۔

نوٹ ا: یہ تحریر غیر مقلدین کے ثبوت رفع یدین سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب میں ہے اس لئے ترک رفع یدین کے دلائل مختصراً ذکر کئے گئے ہیں۔

نوٹ ۲: ترک رفع یدین سنت رسول ﷺ ہے اور آپ ﷺ کا آخری عمل ہے، اسکے تفصیلی دلائل، صحیح احادیث نبوی ﷺ (ان احادیث رسول ﷺ کے راوی صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف کے راوی ہیں) کی تحقیق، انکی روات کے تراجم، تعامل خلفاء راشدین رضی اللہ علیہم اجمعین اور صحابہ رضی اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رضی اللہ علیہم اجمعین کے آثار کی تفصیل کے لیئے ملاحظہ فرمائیں:

"**تحقیق ترک رفع یدین**— نیویارک کے غیر مقلدین کے احادیث ترک رفع یدین سے متعلق شبہات کا تحقیقی جواب"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال نمبر ۱: سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جو سن ۹ھ میں اسلام لائے ان کی مروی حدیث میں رفع الیدین نبی اقدس ﷺ سے ثابت ہے۔ اہلسنۃ والجماعۃ الحنفیہ ان کی اس حدیث سے استدلال کیوں نہیں کرتے اور اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ **(السائل غیر مقلد، مقیم نیویارک)**

جواب اول: سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ ۷۴ھ) سے مروی صحیح احادیث میں سجدوں کی رفع الیدین کا ثبوت بھی نبی ﷺ سے ہے مثلاً

حدیث: اذا سجد و اذا رفع راسہ من السجود حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ (قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علیٰ شرط البخاری و مسلم)

ترجمہ: جب آپ ﷺ سجدہ کرتے اور سجدوں سے سر مبارک اٹھاتے تو کانوں کی لو کے برابر رفع الیدین کرتے۔ **(اس حدیث کی سند صحیح علیٰ شرط البخاری و مسلم ہے)**

1. السنن المجتبی للنسائی ج ۱ ص ۱۶۵ باب رفع الیدین للسجود
2. السنن المجتبی للنسائی ج ۱ ص ۱۷۲ باب رفع الیدین عند الرفع من السجدۃ الاولی
3. المسند لاحمد بن حنبل ج۳ ص ۵۳۳ حدیث نمبر ۱۵۶۰۲ اور ۱۵۶۱۰
4. السنن الکبری للنسائی ج ۱ ص ۲۲۸ باب رفع الیدین للسجود حدیث نمبر ۶۷۴، ۶۷۳، ۶۷۲
5. السنن الکبری للنسائی ج ۱ ص ۲۴۴ باب رفع الیدین عند الرفع من السجدۃ الاولی حدیث نمبر ۷۲۹
6. الصحیح و المسند لابی عوانہ ج ۱ ص ۳۳۶ حدیث نمبر ۱۲۶۳
7. مشکل الآثار للطحاوی ج ۲ ص ۲۹ حدیث نمبر ۱۳۶
8. المحلی بالآثار لابن حزم ج۳ ص ۸
9. بیان الوھم و الایھام لابن القطان ج۵ ص ۶۱۳
10. فتح الباری علی البخاری لابن حجر ج ۲ ص ۲۸۹ وفی نسخۃ ص ۲۸۴

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی سجدوں میں رفع یدین والی حدیث کو صحیح کہنے والے ائمہ

1. امام نسائی رحمہ اللہ۔ وقال صحیح۔ النکت لابن حجر ص ۱۶۵ وزھر الربی للسیوطی ص ۳
2. امام ابو عوانہ رحمہ اللہ۔ وقال صحیح۔ صحیح ابی عوانہ ج ۱ ص ۳۳۶
3. امام ابو علی النیسابوری رحمہ اللہ۔ وقال صحیح بروایۃ النسائی۔ النکت ص ۱۶۴ وزھر الربی ص ۳
4. امام ابو علی ابن السکن رحمہ اللہ۔ وقال صحیح بروایۃ النسائی۔ ایضاً
5. امام ابن عدی رحمہ اللہ۔ وقال صحیح بروایۃ النسائی۔ ایضاً
6. امام دار قطنی رحمہ اللہ۔ قال صحیح بروایۃ النسائی۔ ایضاً
7. امام ابن مندۃ رحمہ اللہ۔ وقال صحیح بروایۃ النسائی۔ ایضاً
8. امام حاکم نیسابوری رحمہ اللہ۔ وقال صحیح بروایۃ النسائی۔ ایضاً
9. امام عبد الغنی بن سعید رحمہ اللہ۔ وقال صحیح بروایۃ النسائی۔ ایضاً
10. امام ابو یعلی الخلیلی رحمہ اللہ۔ قال صحیح بروایۃ النسائی۔ ایضاً

تلک عشرۃ کاملۃ

غیر مقلدین علماء نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

1. شیخ ناصر الدین البانی غیر مقلد۔ وقال صحیح۔ صفۃ صلوۃ النبی ﷺ ص ۷۰۶-۷۰۷
2. مولانا ابو حفص غیر مقلد۔ وقال صحیح۔ فضل الودود فی تحقیق رفع الیدین للسجود ص ۶، ۷ وغیرہ
3. مولانا عبد الحق غیر مقلد۔ وقال صحیح۔ فتح الودود فی تحقیق رفع الیدین عند السجود ص ۶۷، ۶۹، ۶۸، ۷۰
4. مولانا محمد رئیس ندوی غیر مقلد۔ قال صحیح۔ رسول اکرم ﷺ کا صحیح طریقہ نماز ۳۵۹، ۳۶۰
5. دکتور شیخ خالد محمود الرباط (اظنہ غیر مقلد، ابو شعیب)۔ وقال اسنادہ صحیح۔ تعلیق علی مشکل الآثار ج ۲ ص ۲۹

سجدوں کی رفع الیدین کے متعلق بعض ائمہ محدثین اور غیر مقلدین کی رائے

1. امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے بلا نکیر اسے سنت نقل کیا ہے۔ جزء الرفع الیدین للبخاری ص ۴۴ رقم الحدیث ۶۹
2. امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے مع کل تکبیرۃ کی رفع الیدین کو (جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے) ثابت قرار دیا ہے۔ الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۲ ص ۲۵
3. امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ اس کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ المنہاج للنووی ج ۱ ص ۱۶۸ المجموع للنووی ج ۳ ص ۴۴۷
4. امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے سجدوں کی رفع الیدین وغیرہ کی احادیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ المحلی لابن حزم ج ۳ ص ۹
5. امام ابو علی الطبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مستحب قرار دیا ہے۔ المنہاج للنووی ج ۱ ص ۱۶۸، المجموع للنووی ج ۳ ص ۴۴۷
6. قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد نے بعض ائمہ واہل الحدیث سے اس کو مستحب قرار دیا ہے۔ نیل الاوطار للشوکانی ج ۱ ص ۳۵۸ وغیرہ
7. مولانا عبدالحق سلفی غیر مقلد نے اس کو ثابت وسنت قرار دیا ہے۔ فتح الودود فی تحقیق رفع الیدین للسجود لعبدالحق، ص ۷۰
8. مولانا ابو حفص عثمانی غیر مقلد نے بھی اس کو ثابت وسنت قرار دیا ہے۔ فضل الودود فی تحقیق رفع الیدین للسجود لابی حفص، ص ۶-۷
9. شیخ ناصر الدین البانی غیر مقلد نے سجدوں کی رفع الیدین کو صحیح احادیث، جو کہ دس صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں سے ثابت اور ائمہ سے اس پر عمل اور اس کے سنت ہونے کو نقل کیا ہے۔ صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج ۲ ص ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳
10. غیر مقلدین کے فتاوی کی مشہور کتاب **"فتاوی علمائے حدیث"** میں سجدوں کی رفع الیدین کو آخری عمل غیر منسوخ سنت قرار دیا ہے اور اس کے عامل کو سو شہدوں کے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔ فتاوی علمائے حدیث ج ۳ ص ۳۰۶، ۳۰۷ وغیرہ

تنبیہ: یہ وہی صحابی ہیں جن سے **صلوا کما رأیتمونی اصلی** (صحیح البخاری ج ۱ ص ۸۸ وغیرہ) کے الفاظ بھی مروی ہیں آپ غیر مقلدین ان کی اس حدیث سے استدلال نہیں کرتے اور نہ ہی اس پر عمل کرتے ہیں۔ آخر کیوں؟

ہم اہلسنت والجماعت احناف تو اس حدیث کو منسوخ و متروک سمجھتے ہیں جیسا کہ حدیث ابن مسعود وابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ میں ہے اور اس کی امام نسائی اور امام طحاوی نے تصریح فرمائی ہے۔

1. السنن المجتبی للنسائی ج ۱ ص ۱۷۲، ۱۶۵، ۱۶۱، ۱۵۸
2. السنن للطحاوی ج ۱ ص ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲

فماھو جوابکم فھو جوابنا

جواب ثانی: سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سن ۹ھ میں بیس دن رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہ کر اپنے وطن چلے گئے۔ (کما فی البخاری ج ۱ ص ۸۸، ۸۷ فتح الباری ج ۲ ص ۱۴۵-۱۴۶) مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسلسل رہنے والے صحابہ کرام سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ وغیر ھم نے واضح گواہی دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کے علاوہ یعنی رکوع سجود کی رفع الیدین نہیں کرتے تھے، یعنی چھوڑ گئے تھے۔ مثلاً

حدیث ۱: عن علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً انہ کان یرفع یدیہ فی اول الصلوۃ ثم لا یعود۔ (قال ابو شیعب اسنادہ صحیح ورواتہ ثقات)

ترجمہ: سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ (المتوفی ۴۰ھ) روایت کرتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول نماز میں رفع الیدین کرتے تھے، پھر پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

(اس حدیث کی سند صحیح اور راوی ثقہ ہیں)

1. کتاب العلل للدارقطنی ج ۴ ص ۱۰۶ طبع الریاض
2. نصب الرایہ لحافظ الزیلعی ج ۱ ص ۴۸۰

حدیث ۲: عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً فقام فرفع یدیہ اول مرۃ ثم لم یعد وفی نسخۃ لم یرفع وفی روایۃ فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ وفی روایۃ فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ وفی روایت کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود۔ (قال ابو شعیب اسنادہ صحیح ورواتہا ثقات وھی علی شرط مسلم)

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (المتوفی 32ھ) سے روایت ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز اس طرح تھی کہ آپ علیہ السلام رفع الیدین اول میں ایک مرتبہ کرتے پھر دوبارہ (پوری نماز میں) نہ کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر (شروع میں) ایک مرتبہ اور ایک روایت میں ہے کہ

رفع الیدین نماز میں نہیں کرتے تھے مگر اول میں ایک مرتبہ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ علیہ السلام رفع الیدین کرتے تھے نماز کی اول تکبیر میں پھر پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے (یعنی نہ رکوع میں نہ سجدوں میں)۔ **(اس حدیث کی سند صحیح اور راوی ثقہ اور یہ صحیح علیٰ شرط مسلم ہے)**

1۔ السنن المجتبی للنسائی ج ۱ ص ۱۵۸ باب ترک ذلک ج ۱ ص ۱۶۲ - ۱۶۱ باب الرخصۃ فی ترک ذلک
2۔ السنن الکبری للنسائی ج ۱ ص ۲۲۱ باب الرخصۃ فی ترک ذلک ج ۱ ص ۳۵۰ - ۳۵۱ باب ترک ذلک
3۔ السنن لابی داود ج ۱ ص ۱۱۶ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع
4۔ السنن للترمذی ج ۱ ص ۵۹
5۔ السنن للطحاوی ج ۱ ص ۱۶۲ وغیرہ

حدیث ۳: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعا اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ ولا یعود برفعھما حتی یسلم من صلاتہ۔
(قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علیٰ شرط البخاری و مسلم)

1۔ مسند الامام ابی حنیفہ بروایۃ ابی نعیم ص ۳۴۴ طبع الریاض وفی نسخۃ ص ۱۵۶
2۔ الضحیح و السنن لابی داود ج ۱ ص ۱۱۶ باب من لم یذکر الرفع من الرکوع
3۔ مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۲۴۹، ۲۴۸ رقم ۱۶۹۱، ص ۲۴۹ رقم الحدیث ۱۶۹۲

ترجمہ: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ دونوں کندھوں کے برابر تک اٹھاتے اور دوبارہ رفع یدین نہ کرتے تھے حتیٰ کہ نماز کا سلام پھیر دیتے تھے۔ **(اس حدیث کی سند صحیح علیٰ شرط البخاری و مسلم ہے)**

حدیث ۴: عن سالم علیہ الرحمۃ عن ابیہ (ای عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بھما وقال بعضھم حذو منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع رأسہ من الرکوع لا یرفعھا وقال بعضھم ولا یرفع بین السجدتین (قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علیٰ شرط البخاری و مسلم)

1۔ الصحیح لابی عوانہ ج ۱ ص ۳۳۴ حدیث نمبر ۱۲۵۱ باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوۃ قبل التکبیر بحذاء منکبیہ الخ طبع بیروت
2۔ مسند الحمیدی ج ۲ ص ۲۷۷ حدیث نمبر ۶۱۴ طبع مدینہ منورہ

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز شروع فرماتے تو رفع الیدین کرتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے اور بعد رکوع کے سر اٹھاتے تو رفع الیدین نہیں کرتے تھے اور بعض راویوں نے کہا کہ دونوں سجدوں کے درمیان میں بھی رفع الیدین نہ کرتے تھے۔ **(اس حدیث کی سند صحیح علیٰ شرط البخاری و مسلم ہے)**

حدیث ۵: عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمکۃ نرفع ایدینا فی بدء الصلوۃ وفی داخل الصلوۃ عند الرکوع فلما ھاجر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی المدینۃ ترک رفع الیدین فی داخل الصلوۃ عند الرکوع وثبت علی رفع الیدین فی بدء الصلوۃ (قال ابو شعیب اسنادہ صحیح رواتہ ثقات)

1۔ اخبار الفقہاء والمحدثین للقیروانی ص ۲۱۴ طبع بیروت

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے تو ہم نماز کے شروع میں اور نماز کے اندر رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی تو (ایام اخیرہ میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے اندر رکوع کے وقت رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا اور شروع نماز (تکبیر تحریمہ) والا رفع الیدین کرتے رہے۔ **(اس حدیث کی سند صحیح اور راوی ثقہ ہیں)**

خلاصہ: آپ علیہ السلام نے زندگی کے آخری زمانہ میں رکوع و سجود کی رفع الیدین ترک کر دی یعنی چھوڑ دی اور شروع نماز کی رفع الیدین کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی نہیں چھوڑا لہذا اہلسنت والجماعت احناف نے بھی تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کے سوا رکوع و سجود کو رفع الیدین کو متروک و منسوخ سمجھ کر ترک کر دیا یعنی چھوڑ دیا۔

❖❖❖ و للہ الحمد ❖❖❖

سوال نمبر ۲۔ حضرت وائل بن حجر ؓ ۹ھ میں اسلام لائے پھر ۱۰ھ کو دوبارہ حاضر ہوئے ان کی مروی حدیث میں رکوع میں رفع الیدین حضور ﷺ سے آخری وقت میں ثابت ہے تو اہلسنت والجماعت احناف انکی صحیح حدیث کیوں نہیں لیتے اور اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ **(السائل غیر مقلد۔ مقیم نیویارک)**

جواب اول: سیدنا حضرت وائل بن حجر ؓ (مات فی ولایۃ معاویۃ بن ابی سفیان) سے تو ہر تکبیر کے ساتھ اور سجدوں کی رفع الیدین کا ثبوت بھی صحیح حدیث میں ہے مثلاً

حدیث: واذا رفع راسه من السجود ايضا رفع يديه حتى فرغ من صلوته وفى رواية واذا ركع واذا سجد وفى رواية رفع يديه مع كل تكبيرة۔

(قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم)

ترجمہ: سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب سجدوں سے سر مبارک اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے حتی کہ نماز سے فارغ ہو جاتے تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جب رکوع کرتے اور سجدہ کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نماز کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔

(اس حدیث کی سند صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم ہے)

1. السنن لابی داود ج ا ص ۱۱۲ باب رفع الیدین
2. الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم ج ا ص ۵۱۹ حدیث نمبر ۲۲۱۹
3. معجم الکبیر للطبرانی ج۹ ص ۱۵۰ حدیث نمبر ۱۷۵۲۹
4. التمهيد لابن عبدالبر ج۴ ص ۱۹۸
5. المحلی بالآثار لابن حزم ج۳ ص ۸
6. جزء رفع الیدین للبخاری ص ۴۵ حدیث نمبر ۷۱
7. سنن الطحاوی ج ا ص ۱۴۴
8. سنن الدار قطنی ج ا ص ۲۹۳ حدیث ۱۱۰۸
9. معجم الکبیر للطبرانی ج۹ ص ۱۵۲ حدیث نمبر ۱۷۵۴۲
10. اثبات رفع الیدین لخالد گھرجاکھی غیر مقلد ص ۱۱۳ ص ۱۴۰ حدیث نمبر ۲۰۹، ۲۱۰

سیدنا وائل بن حجر ؓ کی سجدوں کے رفع یدین کی احادیث کو صحیح کہنے والے ائمہ

1. امام بخاری ؒ ۔ وقال صحیح۔ جزء رفع الیدین للبخاری ص ۴۵، ۵۸
2. امام ابو داود ؒ ۔ وقال صحیح۔ تذکرۃ الحفاظ ج۲ ص ۱۲۷ ،ابوداود ج ا ص ۱۱۲
3. امام ابن حزم ؒ ۔ وقال صحیح۔ المحلی بالآثار لابن حزم ج۴ ص ۸-۱۰
4. امام ابن حبان ؒ ۔ وقال صحیح۔ صحیح ابن حبان ج۳ ص ۱۶۸
5. امام ابن مندہ ؒ ۔ براویۃ ابی داود۔ زھر الربی للسیوطی ص ۳
6. امام ابو الطاھر السلفی ؒ ۔ براویۃ ابی داود۔ زھر الربی للسیوطی ص ۳
7. امام ابن عبدالبر ؒ ۔ بوجہ احتجاج۔ التمهيد لابن عبدالبر ج۴ ص ۱۹۹، ۱۹۸
8. امام ابن القطان افاسی ؒ ۔ بوجہ احتجاج۔ بیان الوھم لابن القطان ج۵ ص ۲۱۱، ۲۱۲
9. امام عبدالحق الاشبیلی ؒ ۔ بوجہ احتجاج۔ الاحکام الوسطی لعبدالحق ج ا ص ۳۶۵
10. امام ولی الدین العراقی ؒ ۔ وقال صحیح۔ طرح التشریب للعراقی ج۲ ص ۲۶۱، ۲۵۳

تلک عشرۃ کاملۃ

غیر مقلدین علماء نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

1. شیخ ناصر الدین البانی غیر مقلد۔ وقال صحیح۔ صفۃ صلوۃ النبی ﷺ ص ۲۰۷
2. قاضی شوکانی غیر مقلد۔ بوجہ احتجاج۔ نیل الاوطار ج ا ص ۳۵۸
3. مولانا عبدالحق غیر مقلد۔ وقال صحیح۔ فتح الودود فی تحقیق رفع الیدین للسجود ص ۷۵، ۷۴
4. مولانا ابو حفص غیر مقلد۔ وقال صحیح۔ فضل الودود فی تحقیق رفع الیدین للسجود لابی حفص ص ۲۴، ۲۳
5. مولانا محمد رئیس ندوی غیر مقلد۔ وقال صحیح۔ رسول اکرم ﷺ کا صحیح طریقہ نماز ص ۳۵۳-۳۵۲

تنبیہ: مذکورہ حدیث سنداً صحیح ہے مگر غیر مقلدین سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ اس سے استدلال کیوں نہیں کرتے؟ آخر کیوں؟

فماھو جوابکم فھو جوابنا. وللہ الحمد

جواب ثانی: اولاً: سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جب دوبارہ سن ۱۰ ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر تشریف لائے تو واپس جانے سے پہلے چند نمازیں آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی ہیں ان نمازوں میں بھی یہ وضاحت موجود ہے کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شروع نماز کی ہی رفع الیدین کرتے تھے۔ مثلاً

حدیث: عن وائل بن حجر ﷺ مرفوعاً ثم اتیتھم فرأیتھم یرفعون ایدیھم الی صدورھم فی افتتاح الصلوۃ وعلیھم برانس واکسیۃ۔

(قال ابو شعیب اسنادہ صحیح ورواتہ ثقات)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پھر جب (دوسری مرتبہ) میں ان کے پاس آیا تو میں نے نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو شروع میں اپنے سینوں تک رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ ان پر گرم چادریں تھیں۔ **(اس حدیث کی سند صحیح اور راوی ثقہ ہیں)**

1. السنن لابی داود ج ۱ ص ۱۱۲ باب رفع الیدین
2. شرح السنۃ للبغوی ج ۲ ص ۱۹۰ حدیث نمبر ۵۶۵

ثانیاً: بتصریح غیر مقلدین سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے وطن واپس جانے کے اسی یا نوے دن بعد نبی اقدس ﷺ کی وفات ہوئی۔

1. رسول اکرم ﷺ کی نماز مولانا اسماعیل سلفی غیر مقلد ص ۵۱

لہذا ان تین مہینوں میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ نے بالیقین رکوع و سجود کی رفع الیدین ترک کر دی یعنی چھوڑ دی۔ اور ان تین مہینوں میں سیدنا علی، سیدنا عبداللہ بن مسعود سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہم اجمعین آپ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھتے رہے ہیں۔

1. کتاب العلل لدارقطنی، ص ۱۰۶
2. السنن نسائی ص ۱۵۸
3. الصحیح المسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۳۳۴ حدیث نمبر ۱۲۵۱

اور پھر انہوں نے رکوع و سجود کی رفع الیدین کے ترک نسخ والی حدیث کو بیان فرمایا جیسا کہ پہلے ہم نے ذکر کر دیا ہے ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے گواہی دے دی کہ آپ ﷺ شروع نماز کی رفع الیدین تو کرتے رہے مگر رکوع و سجود کی رفع الیدین چھوڑ گئے تھے بس یہی صلوۃ رسول ﷺ ہے جس پر اہلسنت والجماعت احناف کا عمل ہے۔

تنبیہ: اگر غیر مقلدین رفع الیدین کو منسوخ و متروک نہیں مانتے تو پھر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سجدوں کی رفع الیدین کو بیان کیا ہے اس پر بھی عمل شروع کر دیں تاکہ شعیوں کی مزید موافقت حاصل کر لیں۔ لہذا جو جواب غیر مقلدین کی طرف سے سجدوں کی رفع الیدین کا ہے وہی ہم احناف کی طرف سے رکوع کی رفع الیدین کا سمجھ لیں۔

❖❖❖ وللہ الحمد ❖❖❖

سوال نمبر۳: حضرت عبداللہ بن عمر ضللعنہما کی صحیح حدیث سے رفع الیدین ثابت ہے مگر اہلسنت والجماعت احناف اس صحیح حدیث سے استدلال نہیں کرتے کیا وجہ ہے؟

(السائل غیر مقلد، مقیم نیویارک)

جواب: سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر ضللعنہما (المتوفی ۷۴ھ) سے بھی مرفوعاً آپ ﷺ سے سجدوں کی رفع الیدین بھی ثابت ہے جس طرح سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر ضللعنہما سے ثابت ہے مثلاً

حدیث: یرفع یدیہ فی الرکوع والسجود وفی روایۃ کان یرفع یدیہ فی کل خفض ورفع ورکوع وسجود وقیام وقعود بین السجدتین وفی روایۃ اذا رکع واذا سجد۔ (قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم)

ترجمہ: سیدنا ابن عمر ضللعنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ رکوع وسجود میں رفع الیدین کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ رفع الیدین ہر جھکتے واٹھتے اور ہر سجدوں میں اور قیام وقعود اور سجدوں کے درمیان میں بھی کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ رفع الیدین کرتے جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے۔

(اس حدیث کی سند صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم ہے)

1. مصنف ابن ابی شیبیہ ج ا ص ۲۶۶ باب من کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ
2. مشکل الآثار للطحاوی ج ۲ ص ۲۰ حدیث نمبر ۲۴
3. جزء رفع الیدین للبخاری ص ۴۸ حدیث نمبر ۸۳
4. معجم الاوسط للطبرانی جلد ا ص ۸۳ وفی نسخۃ ۳۳
5. مسند احمد ج ۲ ص ۱۸۰ مختصراً
6. فتح المغیث للسخاوی ج ۳ ص ۲۳ ۳ بحوالہ زیادات علیٰ جزء الرفع الیدین, فیض الرحمٰن غیر مقلد ص ۶۸
7. فتح الودود فی تحقیق رفع الیدین عند السجود لعبدالحق غیر مقلد ص ۷۸
8. فضل الودود فی تحقیق رفع الیدین للسجود لابی حفص غیر مقلد ص ۳۱
9. اثبات رفع الیدین لخالد گھرجاکھی غیر مقلد ص ۸۱ وغیرہ

سیدنا عبداللہ بن عمر ضللعنہما کی سجدوں میں رفع یدین کرنے والی حدیث کو صحیح کہنے والے ائمہ اور غیر مقلدین

1. امام بخاری علیہ الرحمہ ۔وقال صحیح۔ جزء رفع الیدین للبخاری ص ۵۸
2. امام ابن حزم علیہ الرحمہ ۔وقال صحیح موقوفا۔ المحلی ج ۳ ص ۹
3. امام ابن القطان الفاسی علیہ الرحمہ ۔وقال صحیح۔ بیان الوھم ج ۵ ص ۶۱۲-۶۱۳
4. امام ابن دقیق العید علیہ الرحمہ ۔بوجہ احتجاج۔ الاحکام لابن دقیق ج ا ص ۱۹۲
5. امام ابوبکر الھیثمی علیہ الرحمہ ۔وقال اسنادہ صحیح۔ مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۲۲
6. امام ابن حجر علیہ الرحمہ ۔بوجہ احتجاج۔ فتح الباری ج ۲ ص ۲۸۹
7. امام نیموی علیہ الرحمہ ۔نقلہ وقال صحیح۔ آثار السنن ص ۱۱۹
8. مولانا عبدالحق غیر مقلد۔ وقال صحیح۔ فتح الودود ص ۷۸، ۷۷
9. مولانا ابو حفص غیر مقلد۔ وقال صحیح۔ فضل الودود ص ۳۳
10. مولانا فیض الرحمن غیر مقلد۔ بوجہ احتجاج۔ زیادات علی جزء البخاری ص ۶۸

اب جو جواب غیر مقلدین سجدوں کی رفع الیدین کے ترک کا دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے رکوع کی رفع الیدین کے ترک کے بارے میں ہوگا۔

تنبیہ: اس صحیح حدیث سے آپ غیر مقلدین آخر کیوں استدلال نہیں کرتے اور اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

جواب ثانی: ہم اہلسنت والجماعت احناف اس لیے ثبوت رفع الیدین کی روایت پر عمل نہیں کرتے کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ترک رفع الیدین عندالرکوع وعندالسجود کی صحیح حدیث موجود ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر بھی کر دیا ہے۔ دوبارہ حوالے حاضر ہیں۔

1. الصحیح المسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۳۳۴ حدیث نمبر ۱۲۵۱
2. مسند الحمیدی ج ۲ ص ۲۷۷ حدیث نمبر ۶۱۴
3. اخبار الفقہاء والمحدثین للقیروانی ص ۲۱۴ طبع بیروت
4. خلافیات للبیہقی بحوالہ نصب الرایہ ج ۱ ص ۴۰۹
5. شرح سنن ابن ماجہ للحافظ المغلطائی ج ۵ ص ۱۴۶۷ وقال لا بأس بسندہ

جب سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع و سجود کی رفع الیدین کے ترک و چھوڑنے کی گواہی دے دی تو ہم اہلسنت والجماعت احناف نے بھی رکوع و سجود میں ترک کر دی اور چھوڑ دی۔ ❖❖❖ وللہ الحمد ❖❖❖

جواب ثالث: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کے علاوہ رکوع و سجود کی رفع الیدین نہیں کرتے تھے بلکہ چھوڑ گئے تھے مثلاً

روایۃ: عن مجاهد رحمہ اللہ قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیه الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ (قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر نماز کی تکبیر اولی کے وقت۔ **(اس حدیث کی سند صحیح علیٰ شرط البخاری و مسلم ہے)**

1. سنن الطحاوی ج ۱ ص ۱۶۳ (یہ سند صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۲۵ پر موجود ہے)
2. مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸ (یہ سند صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۷۴ پر بھی موجود ہے)
3. الاوسط فی السنن لابن المنذر ج ۳ ص ۱۴۸

لہٰذا ہم اہلسنت والجماعت احناف سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے چھوڑنے کی وجہ سے بھی اس پر عمل نہیں کرتے کیونکہ خود سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ثبوت رفع الیدین والی حدیث پر عمل نہیں کیا یعنی چھوڑ دیا۔ ❖❖❖ وللہ الحمد ❖❖❖

سوال نمبر ۴: حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں حضور ﷺ سے رفع یدین کرنا ثابت ہے اور خود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے آپ ﷺ کی وفات کے بعد رفع الیدین کرنا آیا ہے مگر اہلسنت والجماعت احناف اس حدیث پر عمل نہیں کرتے، اس کے تارک کیوں ہیں؟

(السائل غیر مقلد، مقیم نیویارک)

جواب اول: یہ روایت ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن فضل السدوسی عارم ابو النعمان ہے، تقریباً ۲۱۳ھ میں اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اختلاط کا شکار ہو گیا اور اس کی عقل زائل ہو گئی اور اس راوی پر حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ سمیت بہت سے محدثین نے جرح کی ہے مثلاً

جرح ۱: قال الامام البخاری رحمۃ اللہ علیہ م ۲۵۶ محمد بن الفضل ابو النعمان السدوسی البصری یقال لہ عارم تغیر بآخرہ۔

1. تاریخ الکبیر للبخاری ج ۱ ص ۲۰۸ رقم الترجمۃ ۶۵۴
2. الکواکب النیرات لابن الکیال ص ۹۷، ۹۸
3. سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۷ ص ۴۶۴
4. میزان لاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۷
5. تہذیب لابن حجر ج ۵ ص ۲۵۸
6. تہذیب الکمال ۹ ص ۲۷۲

جرح ۲: قال الامام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ م ۲۷۵ ھ بلغنا ان عارما انکر سنۃ تلات عشرۃ ثم راجعہ عقلہ واستحکم الاختلاط سنۃ ست عشرۃ ومأتین وفی روایۃ ان عارما قال ھذا وقد زال عقلہ۔

1. الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ ص ۱۲۱، ۱۲۲
2. تہذیب الکمال لمزی ج ۹ ص ۲۷۳
3. سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۷ ص ۴۶۴
4. الکواکب النیرات لابن الکیال ص ۹۸
5. میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۷
6. تہذیب لابن حجر ج ۵ ص ۲۵۸

جرح ۳: قال الامام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ م ۲۷۷ ھ اختلط عارم فی آخر عمرہ وزال عقلہ فمن سمع عنہ قبل الاختلاط فسماعہ صحیح۔

1. الجرح والتعدیل للرازی ج ۸ ص ۶۹، ۷۰
2. الکواکب النیرات لابن الکیال ص ۹۸
3. سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۷ ص ۴۶۴
4. میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۷
5. تہذیب التہذیب لابن حجر ج ۵ ص ۲۵۸
6. تہذیب الکمال لمزی ج ۹ ص ۲۷۳

جرح ۴: قال الامام موسی بن حماد رحمۃ اللہ علیہ حججت سنۃ خمس عشرۃ ورجعت الی البصرۃ وقد تغیر عارم فلم اسمع منہ بعد شیء حتی مات ومات سنۃ اربع وعشرین ومأتین

1. الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ ص ۱۲۲
2. الکفایہ فی علم الروایہ للخطیب ص ۱۳۶

جرح ۵: قال الامام ابراھیم الحربی رحمۃ اللہ علیہ م ۲۸۵ ھ انہ قد اختلط

1. الکفایہ فی علم الروایہ للخطیب ۱۳۶
2. الکواکب النیرات لابن الکیال ص ۹۹
3. سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۷ ص ۴۶۵
4. میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۷ وغیرہ

جرح ۶: قال الامام العقیلی رحمۃ اللہ علیہ م ۳۲۲ ھ ولقبہ عارم اختلط فی آخر عمرہ

1. الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ ص ۱۲۱ وغیرہ

جرح ۷: قال الامام ابن ابی حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ م ۳۲۷ ھ المعرف بعارم سئل ابی عن عارم فقال ثقۃ ویقول اختلط عارم فی آخر عمرہ وزال عقلہ

1. الجرح والتعدیل للرازی ج ۸ ص ۶۹

جرح ۸۔ الامام امیۃ الاھوازی رحمۃ اللہ علیہ حدثنا عارم سنۃ سبع عشرۃ وماتین وکان قد تغیر

1. الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ ص ۱۲۳ وغیرہ

جرح ۹: قال الامام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ م ۳۵۴ ھ محمد بن الفضل اختلط فی آخر عمرہ حتی کان لا یدری مایحدث بہ فوقع فی حدیثہ المناکیر الکثیرۃ فیجب التنکب عن حدیثہ فیما رواہ المتأخرون فان لم یعلم ھذا من ترک الکل ولا یحتج بشیء منھا

1. تہذیب التہذیب لابن حجر ج ۵ ص ۲۵۸
2. سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۷ ص ۴۶۵
3. المغنی فی الضعفاء للذہبی ج ۲ ص ۳۶۱
4. الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج ۲ ص ۹۱-۹۲

جرح ۱۰: قال الامام ابو بکر الخطیب رحمۃ اللہ علیہ م ۴۶۳ ھ باب ماجآء فی ترک السماع ممن اختلط وتغیر نقلہ عن ابراھیم الحربی قد اختلط

1. الکفایہ فی علم الروایہ للخطیب ص ۱۳۵، ۱۳۶

جرح ۱۱: قال الامام ابو الولید الباجی رحمۃ اللہ علیہ م ۴۷۴ ھ محمد بن الفضل نقلہ عن ابی حاتم اختلط عارم فی آخر عمرہ وزال عقلہ

1. التعدیل والتجریح للباجی ج ۲ ص ۶۷۵، ۶۷۶

جرح ۱۲: قال امام ابن الجوزی ﷺ۵۹۸ھ ولقبہ عارم نقلہ عن عقیلی و ابن حبان اختلط فی آخر عمرہ

1۔ الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۳ ص ۹۱، ۹۲

جرح ۱۳: قال الامام ابن الصلاح ﷺ۶۴۲ھ عارم محمد بن الفضل ابو النعمان اختلط باخرۃ

1۔ مقدمۃ ابن الصلاح ص ۳۶۸

جرح ۱۴: قال الامام النووی ﷺ۶۷۶ من خلط من الثقات (ففیہ) عارم

1۔ تقریب مع التدریب ج۲ ص ۳۲۹، ۳۲۳

جرح ۱۵: قال الامام ابو الحجاج المزی ﷺ۷۴۲ھ المعروف بعارم نقلہ عن الائمۃ تغیر فی آخر عمرہ و اختلط عارم فی آخر عمرہ وقد زال عقلہ ان عارم انکر سنۃ ثلاث عشرۃ

1۔ تھذیب الکمال للمزی ج۹ ص ۲۷۲، ۲۷۳

جرح ۱۶: قال الامام الذھبی ﷺ۷۴۸ھ عارم لکنہ اختلط باخرۃ و نقلہ عن الائمۃ اختلط عارم فی آخر عمرہ و زال عقلہ و تغیر فی آخر عمرہ ان عارما قال ھذا وقد زال عقلہ تغیر فی آخر عمرہ۔

1۔ العبر للذھبی ج ا ص ۱۹۵
2۔ تذکرۃ الحفاظ للذھبی ج ا ص ۳۰۱
3۔ سیر اعلام النبلاء للذھبی ج۷ ص ۲۶۵، ۲۶۴
4۔ المغنی فی الضعفاء للذھبی ج۲ ص ۳۶۱

جرح ۱۷: قال الامام ابن الکثیر الدمشقی ﷺ۷۷۴ھ معرفۃ من اختلط فی آخر عمرہ عارم یعنی محمد بن الفضل اختلط بأخرۃ

1۔ الباعث الحثیث لابن کثیر ص ۲۳۹

جرح ۱۸: قال الامام العراقی ﷺ۸۰۴ھ معرفۃ من اختلط من الثقات و عارم محمد و منھم عارم و اسمہ محمد بن الفضل ابو النعمان السدوسی و عارم لقبہ لہ نقلہ عن الائمۃ تغیر فی او اخر عمرہ اختلط فی آخر عمرہ و زال عقلہ و اختلط فی آخر عمرہ و تغیر۔

1۔ فتح المغیث للعراقی ص ۴۵۴، ۴۵۹، ۴۶۰

جرح ۱۹: قال الامام ابن حجر عسقلانی ﷺ۸۵۲ھ لقبہ عارم ثقۃ ثبت تغیر فی آخر عمرہ و نقلہ عن الائمۃ اختلط عارم فی آخر عمرہ و زال عقلہ و تغیر فی آخر عمرہ و ان عارما قال ھذا وقد زال عقلہ و اختلط فی آخر عمرہ و تغیر۔

1۔ تقریب لابن حجر ج۲ ص ۵۴۷
2۔ تھذیب لابن حجر ج۵ ص ۲۵۸

جرح ۲۰: قال الامام ابو بکر السیوطی ﷺ۹۱۱ھ معرفۃ من خلط من الثقات و منھم عارم نقلہ عن الائمۃ تغیر فی آخر عمرہ اختلط و تغیر۔

1۔ تدریب الراوی للسیوطی ج۲ ص ۳۲۳، ۳۲۹

جرح ۲۱: قال الامام احمد بن عبداللہ الخزرجی ﷺ۹۲۳ھ محمد بن الفضل السدوسی ابو النعمان البصری الحافظ الملقب بعارم اختلط عارم۔

1۔ خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال للخزرجی ص ۳۵۶

جرح ۲۲: قال الامام محمد بن احمد الکیال ﷺ۹۲۶ھ محمد بن الفضل ابو النعمان السدوسی الحافظ عارم نقلہ عن الائمۃ تغیر فی آخر عمرہ اختلط فی آخر عمرہ و زال عقلہ و ذھاب عقلہ اختلط بآخرۃ اختلط فی آخر عمرہ و تغیر

1۔ الکواکب النیرات فی معرفۃ من اختلط من الرواۃ الثقات لابن الکیال ص ۹۷، ۹۸

جرح ۲۳: قال الامام ابن العماد الحنبلی ﷺ۱۰۸۹ھ ابو النعمان محمد الفضل و یعرف بعارم السدوسی البصری الحافظ احد ارکان الحدیث و لکنہ اختلط بأخرۃ وقد اختلط بآخرہ و زال عقلہ۔

1۔ شذرات الذھب لابن العماد ج۲ ص ۱۵۹

لہذا یہ روایت **بعد الاختلاط و التغیر** اور عقل کے زائل ہونے کے بعد ہے کیونکہ محمد بن اسماعیل السلمی انکے قدماء شاگردوں میں سے نہیں ہیں۔

کما صرح المحدث النیموی و المحدث العثمانی انظر تعلیق الحسن للنیموی ص ۱۲۵، اعلاء السنن للعثمانی ج۳ ص ۷۱، ۷۰

جواب ثانی: اس کی سند میں ایک راوی حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ ہیں یہ بھی سجدوں کی رفع الیدین کرتے تھے۔

روایۃ: حدثنا وھب بن جریر ﷺ قال حماد بن زید ﷺ یرفع یدیہ بین السجدتین (قال ابو شعیب سندہ صحیح)

ترجمہ: حضرت وھب بن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ دونوں سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین کرتے تھے۔ (اس روایت کی سند صحیح ہے)

1۔ مشکل الآثار للطحاوی ج۲ ص ۲۳

اس کی سند میں دوسرے راوی امام ایوب السختیانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں یہ بھی سجدوں کی رفع الیدین کرتے تھے۔

روایة: حدثنا حماد بن زید رحمہ اللہ قال ورأیت طاؤس رحمہ اللہ وایوب رحمہ اللہ یفعلانہ یعنی یرفعان ایدیھما بین السجدتین۔(قال ابو شعیب سندہ صحیح)

ترجمہ: حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایوب السختیانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرتے تھے۔

1۔ مشکل الآثار للطحاوی ج ۲ ص ۲۳ (اس روایت کی سند صحیح ہے)
2۔ محلی بالآثار لابن حزم ج ۳ ص ۱۰

اور اس سند کے تیسرے راوی **سیدنا حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما (المتوفی م ۷۳ھ) بھی سجدوں میں رفع الیدین کرتے تھے**

روایة: عن میمون المکی رحمہ اللہ انہ رأی عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ وصلی بھم یشیر بکفیہ حین یقوم وحین رکع وحین یسجد فقال ابن عباس رضی اللہ عنہ ان احببت ان تنظر الی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقتد بصلوۃ عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ (قال ابو شعیب اسنادہ حسن)

ترجمہ: امام میمون مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور رفع یدین کیا جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے رکوع کیا اور جب سجدہ کیا (تو رفع یدین کرتے) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز دیکھنا چاہتا ہے تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی نماز کی پیروی کر۔

1۔ السنن لابی داود ج ۱ ص ۱۱۵ باب افتتاح الصلوۃ (اس روایت کی سند حسن ہے)
2۔ مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۷ حدیث نمبر ص ۱۲۲۳
3۔ التحقیق لابن الجوزی ج ۱ ص ۳۳۴، ۳۳۵
4۔ جامع الاصول لابن الاثیر ص ۲۱۴
5۔ تنقیح التحقیق لابن عبدالھادی ج ۱ ص ۳۳۱
6۔ نصب الرایۃ للحافظ الزیلعی ج ۱ ص ۳۸۲
7۔ البنایۃ للحافظ عینی ج ۲ ص ۲۹۷
8۔ شرح سنن ابی داود ج ۳ ص ۳۳۵
9۔ نیل الاوطار للشوکانی ج ۱ ص ۳۵۸
10۔ اثبات رفع الیدین لخالد گھرجاکھی ص ۱۷۸

سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کی سجدوں میں رفع یدین کرنے والی روایت کو صحیح کہنے والے ائمہ اور غیر مقلدین

1۔ امام ابو داود رحمہ اللہ ۔قال صحیح۔تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۲۷، وسنن ابی داود ج ۱ ص ۱۱۵
2۔ امام ابن مندہ رحمہ اللہ ۔بروایۃ ابی داود۔زھر الربی للسیوطی ص ۳
3۔ امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ ۔بروایۃ ابی داود۔النکت لابن حجر ۱۴۳
4۔ امام ابو طاھر السلفی رحمہ اللہ ۔بروایۃ ابی داود۔زھر الربیٰ ص ۳
5۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ ۔وقال المحفوظ۔التحقیق لابن الجوزی ج ۱ ص ۳۳۴، ۳۳۵
6۔ امام ابن عبدالھادی رحمہ اللہ ۔وقال المحفوظ۔تنقیح التحقیق لابن عبدالھادی ج ۱ ص ۳۳۱
7۔ امام عینی رحمہ اللہ ۔وقال رواتہ ثقات۔شرح سنن ابی داو ج ۲ ص ۳۳۵، ۳۳۶
8۔ شیخ احمد شاکر المصری غیر مقلد۔قال اسنادہ حسن۔تعلیق علی مسند احمد ج ۴ ص ۸۵ رقم الحدیث ۲۳۰۴، ص ۲۱۹ رقم الحدیث ۲۶۲۷
9۔ مولانا عبدالحق السلفی غیر مقلد۔قال اسنادہ حسن۔فتح الودود ص ۷۹
10۔ مولانا ابو حفص غیر مقلد۔قال صحیح۔فضل الودود ص ۳۵-۳۷

لھذا اس روایت کے راویوں سے سجدوں کی رفع الیدین کرنا ثابت ہے گویا وہ اپنی مروی روایت پر خود بھی نہیں کرتے اور آپ غیر مقلدین بھی سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی سجدوں والی روایت پر عمل نہیں کرتے، آخر کیوں؟ **فماھو جوابکم فھو جوابنا**

جواب ثالث: جس روایت کا آپ لوگوں نے حوالہ دیا ہے وہ سنن الکبری للبیھقی ج ۲ ص ۷۳ پر موجود ہے اس کی سندی حیثیت ہم نے واضح کر دی ہے مگر اس کے متن میں بھی تین مقام کی رفع الیدین موجود ہے۔ جب کہ آپ غیر مقلدین چار مقام پر رفع الیدین کرتے ہیں لہذا یہ ضعیف روایت آپ کی دلیل تام نہیں۔ ❖❖❖ **وللہ الحمد** ❖❖❖

سوال نمبر ۵: رفع الیدین بقول آپ (اہلسنت والجماعت احناف) کے منع ومنسوخ ہے لہذا ہمیں (یعنی غیر مقلدین کو) یہ بتلائیں کہ رفع الیدین کب منع و منسوخ ہوا؟ کس زمانہ کس تاریخ اور کس دن کو منسوخ ہو ہے؟ **(السائل غیر مقلد، نیویارک)**

جواب اول: جب احادیث سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور دیگر احادیث صحیحہ سے سجدوں کی رفع الیدین مرفوعاً ثابت ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کر دیا ہے تو یہ تمام غیر مقلدین عرب و عجم کے اکٹھے ہو کر بتائیں کہ سجدوں کی رفع الیدین کب منع و منسوخ ہوئی؟ کس زمانہ کس تاریخ اور کس دن کو منسوخ ہوئی؟

نوٹ: جواب احادیث صحیحہ سے دیں، قیاس کر کے شیطان اور تقلید کر کے مشرک نہ بنیں۔ **فماھو جوابکم فھو جوابنا**

جواب ثانی: جب حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ دوبارہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے تو اولاً آپ رضی اللہ عنہ نے **فی افتتاح الصلوۃ** کی تصریح کر کے بتایا کہ رکوع وسجود کی رفع الیدین متروک ہو گئی اور یہ ۱۱ھ میں کسی دن اور کسی وقت منسوخ ومتروک ہوئی ہے۔ ثانیاً آپ رضی اللہ عنہ کے وطن واپس جانے کے بعد امام الانبیاء سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ سے سیدنا علی المرتضی، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا براء بن عازب اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے **رفع الیدین عند الرکوع والسجود ترک** کر دیا یعنی چھوڑ دیا تھا لہذا مذکورہ رفع الیدین سن ۱۱ھ کے ابتدائی مہینوں میں کسی وقت اور کسی نماز میں متروک ومنسوخ ہو گئی تھی۔

جواب ثالث: **اولاً:** سیدنا امام اعظم فی الفقہاء نعمان بن ثابت ابو حنیفہ تابعی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ) کا یہ اصول و قاعدہ ہے کہ وہ امام اعظم فی الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے آخری عمل کو لیتے اور ناسخ و منسوخ کی خوب تفتیش کرتے تھے۔

1۔ اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ للصیمری ص ۱۱، ص ۲۲، ص ۲۷ وغیرہ

چونکہ انہوں نے ترک رفع الیدین کی احادیث کو اخذ عمل کے لیے لے لیا لہذا یہ روایت ناسخ ہے اور ثبوت رفع الیدین والی منسوخ ہے۔

ثانیاً: امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۶ھ) نے صحیح مسلم کی شرح میں اس ضابطے اور قاعدے کی تصریح فرمائی ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا دیگر ائمہ محدثین ہوں ان کی (عموماً) عادت ہے کہ باب میں پہلے وہ منسوخ احادیث لاتے ہیں اور بعد میں ناسخ احادیث لاتے ہیں۔ دیکھیے شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۵۶ باب الوضوء مما مست النار

اس اصول کے تحت ائمہ فقہاء و محدثین نے ثبوت رفع الیدین والی احادیث کو پہلے اور ترک رفع الیدین کی احادیث کو بعد میں ذکر و تخریج کیا ہے۔ دیکھیے:

1۔ امام محمد بن الحسن الشیبانی علیہ الرحمہ (المتوفی 189ھ)۔ موطا امام مالک ص 89 تا ص 94
2۔ امام عبد الرزاق بن الھمام علیہ الرحمہ (المتوفی 211ھ)۔ مصنف عبد الرزاق ج2 ص ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶
3۔ امام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمہ (المتوفی 235ھ)۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص ۲۶۵ تا ۲۶۸
4۔ امام ابو داود علیہ الرحمہ (المتوفی 275ھ)۔ الصحیح والسنن لابی داود ج1 ص 111 تا 116
5۔ امام ابو عیسی ترمذی علیہ الرحمہ (المتوفی 279ھ)۔ الصحیح والسنن للترمذی ج1 ص 70 تا 71
6۔ امام ابو عبد الرحمن النسائی علیہ الرحمہ (المتوفی 303ھ)۔ سنن النسائی ج1 ص 158، 161، ۱۶۲
7۔ امام ابو علی الطوسی علیہ الرحمہ (المتوفی 312ھ)۔ مختصر الاحکام ص 108 تا 109
8۔ امام ابو جعفر الطحاوی علیہ الرحمہ (المتوفی 321ھ)۔ سنن الطحاوی ج161 تا 165
9۔ امام ابو بکر البیھقی علیہ الرحمہ (المتوفی 458ھ)۔ سنن الکبری للبیھقی ج68، 76
10۔ امام ابن الجوزی علیہ الرحمہ (المتوفی 597ھ)۔ التحقیق لابن الجوزی ج330, 336, 335, 334, 333, 332, 331

تلک عشرۃ کاملۃ

لہذا ثبوت رفع الیدین کی احادیث منع و منسوخ و متروک ہیں اور ترک رفع الیدین کی احادیث ناسخ اور منع پر واضح دلیل اور قابل عمل ہیں اور یہی صلوۃ رسول اقدس ﷺ ہے جس پر اہلسنت والجماعت احناف کثر ہم اللہ تعالی عامل ہیں۔

❖❖❖ **وللہ الحمد** ❖❖❖

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا!!!

محررہ ابو شعیب محمد عبد الغفار فاروقی ذھبی

تاریخ: 5 ربیع الثانی، 1431ـ مطابق 30 مارچ، 2010

فَسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاوی علمائے حدیث

کتاب الصلوٰۃ

جلد نمبر ۳

ترتیب: ابوالحسنات علی محمد سعیدی مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال ضلع ملتان

ناشر

مکتبہ سعیدیہ خانیوال (ملتان) فون نمبر ۱۷۳

۱۲ اس فعل پر ناراض ہونے والا خالی ہے۔ اور محبِ سنت نظر نہیں آتا۔

ہٰذا واللہ اعلم محمد عبد التواب بقلم خود تاب اللہ علیہ (ملتان)

جواب سوال ۱ عامل رفع الیدین عند ارادۃ السجدۃ وبین السجدتین مصیب ہے۔ اور مانع مخطی لان المنع وقع علی الامر المشروع وکل منع وقع علی الامر المشروع فہو خطاء۔

جواب سوال ۲ بلاشک حدیث صحیح ہے۔ فتح الباری ملاحظہ ہو۔

جواب سوال ۳ یہ حدیث تغافل یا تساہل کی وجہ سے متروک العمل ہوئی۔ ورنہ کوئی وجہ ترک کی نہیں۔

جواب سوال ۴ ، اس حدیث میں سوائے تدلیس قتادہ کے اور کوئی جرح نہیں، لیکن شعبہ کے قول سے یہ تدلیس مرتفع ہے۔ شعبہ کی عادت تھی کہ قتادہ سے مدلس حدیث کو روایت نہیں کرتا تھا۔

جواب سوال ۵ ۔ یہ رفعیدین منسوخ نہیں۔ بلکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمر کا فعل ہے۔ کیونکہ اس کا راوی مالک بن الحویرث مدینہ طیبہ میں حضور علیہ السلام کی آخری عمر میں داخل ہوا ہے۔ اور اس کے بعد کوئی ایسی حدیث صریح نہیں آئی ہے جس سے نسخ ثابت ہو۔ احتمالات سے نسخ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ابن عمر کا اس رفع کو قبول کرنا بعد روایت منع رفع الیدین عند السجود اول دلیل ہے۔ کہ رفع بعد منع وارد ہوا ہے۔

جواب سوال ۶-۷-۸ ۔۔ اس رفعیدین کے عامل صحابہ کرام سے ابن عمر و ابن عباس اور تابعین سے طاؤس اور نافع اور عطاء مجھے معلوم ہیں۔ باقی صحابہ کی موافقت معلوم نہیں تو مخالفت بھی کہیں مروی نہیں۔ علاوہ بریں حدیث بنفسہٖ محتاج عمل عامل نہیں ہوتی۔ قال الشافعی فی الام فاذا کان الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مخالف لہ عنہ وکان یروی عمن دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث یوافقہ لم یزدہ قوۃ وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستغن بنفسہ وان کان یروی عمن دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث یخالفہ لم التفت الی ما خالفہ وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی ان یؤخذ بہ اھ

جواب سوال ۹ ۔ بلاشک اس رفعیدین کے عامل کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔ اقتداء کو ناجائز کہنے والا جاہل اور اسرار شریعت سے محروم۔

جواب سوال ۱۰-۱۱ بلاشبہ اس کا عامل محی السنۃ المتیتہ ہے اور مستحق اجر سو شہید کا ہے۔ کما ورد فی الحدیث

جواب سوال ۱۲ جو شخص اس کی مخالفت کرے اور اس رفعیدین سے ناراض ہو اور اس کے عامل کو فرقہ